مسجد بیت الاکرام (لیسٹر۔یوکے) کے افتتاح کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خطاب

اس کے ساتھ ہی تقریب اس بابرکت مرحلہ پر پہنچ گئی جہاں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صدارتی خطاب فرمانا تھا۔ حضورِ انور ڈائس پر تشریف لائے۔ تشہد و تعوذ اور تسمیہ کے بعد حضورِ انور نے اس تقریب کے تمام مدعوین کو 'السلام علیکم' کا تحفہ پیش فرمایا اور ان کا اس تقریب میں شامل ہونے پر شکریہ ادا کیا۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ آپ کا اس تقریب میں تشریف لانا اس امر کا ثبوت ہے کہ آپ انسانی اقدار کا خیال رکھنے والے اور ان کے قدردان ہیں۔ اس شہر کی بھی یہی پہچان ہے۔ لیسٹر میں گزشتہ ایک ہزار سال سے زائد عرصہ سے مختلف قومیتوں کے لوگ آباد چلے آرہے ہیں جو باہم مل جل کر پُر امن طریق پر زندگی گزارنے کی اہمیت کو سمجھتے ہیں۔ تاریخ پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس مقام پر وائکنگز (Vikings) اور اینگلوسیکسنز (Anglo Saxons) کے مابین کئی جنگیں لڑی گئیں۔ لیکن بالآخر انہوں نے اس بات کو سمجھ لیا کہ امن اور سلامتی کے ساتھ رہتے ہوئے ایک دوسرے کے حقوق کی پاسداری میں ہی اس شہر کی بقا ہے۔ چنانچہ آج بھی اس شہر میں متعدد اقوام امن کے ساتھ مل جل کر رہ رہی ہیں۔ 2011ء کی مردم شماری کے مطابق لیسٹر کا شمار انگلستان کے ان شہروں میں ہوتا ہے جہاں کی آبادی اپنے اندر قومیتوں کے لحاظ سے بہت تنوع رکھتی ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ کچھ روز پہلے ہی میرے علم میں یہ بات آئی کہ لیسٹر کی ناربرو روڈ (Narborough Road) کے بارہ میں سرکاری طور پر یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ انگلستان میں یہ شاہراہ ایسی ہے جہاں پر سب سے زیادہ قومیتوں سے تعلق رکھنے والے افراد رہتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ میری رائے میں یہ بات لیسٹر شہر کے لئے ایک اعزاز ہے کیونکہ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ لیسٹر ایک ایسا شہر ہے جہاں مختلف رنگ و نسل سے تعلق رکھنے والے لوگوں نے ایک کامیاب معاشرہ تشکیل دیا ہے۔ آپ لوگوں کو اس اعزاز کو ہمیشہ قائم رکھنا چاہیے۔

حضور نے فرمایا: آج ہم اس دور سے گزر رہے ہیں جس میں دنیا کے حالات خراب سے خراب تر ہوتے جا رہے ہیں۔ ہر طرف ناانصافیاں ہی ناانصافیاں ہیں۔ ان حالات میں ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم باہمی رواداری کے ان اصولوں پر اپنے معاشرہ کی بنیاد رکھیں جن کا یہ شہر ایک عرصہ سے علمبردار ہے۔ ہم نے ساری دنیا کو ایک دوسرے کی اقدار اور ایک دوسرے کے عقائد کا احترام کرتے ہوئے 'انسانیت' کی چھتری کے نیچے جمع کرنا ہے۔ اس شہر کی تاریخ کے مطالعہ سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ قیامِ امن کے لئے باہمی محبت، رواداری اور ایک دوسرے کا احترام بہت ضروری ہیں۔

حضورِ انور نے فرمایا: لیسٹر میں جہاں مختلف اقوام سے تعلق رکھنے والے لوگ آباد ہیں وہاں مختلف مذاہب کو ماننے والے بھی بستے ہیں۔ یہ بات آپ کے شہر کے ثقافتی تنوع اور اس کی خوبصورتی کو اور بھی نکھارتی ہے۔ ہماری مسجد کی افتتاحی تقریب میں آپ سب لوگوں کا اس کثرت سے شامل ہونا آپ کے شہر کی اعلیٰ اخلاقی قدروں کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ اب میں اسلامی نقطۂ نظر سے ایک مسجد کے قیام کی اغراض و مقاصد بیان کروں گا۔ حضور نے فرمایا کہ ایک اندازہ کے مطابق لیسٹر میں دوسو کے قریب مساجد اور اسلامی مراکز قائم ہیں۔ اس لئے یہاں کے لوگوں کے لئے مسجد کا لفظ نیا نہیں ہوگا۔ لیکن ہمارے لیے یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے جماعتِ احمدیہ کو لیسٹر میں اپنی نئی مسجد کے افتتاح کی توفیق دے رہا ہے اور مجھے یقین ہے کہ جہاں اس مسجد میں لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت بجالائیں گے وہاں یہ مسجد اس شہر کی مساجد اور دیگر عبادتگاہوں میں ایک خوبصورت اضافہ بھی ہوگی۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ مسجد وہ جگہ ہے جہاں مسلمان اکٹھے ہو کر خدائے واحد کی عبادت کے لئے باجماعت نماز پڑھتے ہیں۔ اس کے علاوہ مسجد ایسا مرکز بھی ہے جہاں مسلمان اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے حقوق ادا کرنے کے لئے اکٹھے ہوتے ہیں۔ گویا مسجد ایک طرف خدا تعالیٰ کی عبادت کا مرکز ہوتی ہے تو دوسری جانب لوگ معاشرہ کی فلاح اور انسانیت کی بہبود کے لئے بھی یہیں اکٹھے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اسلامی تعلیمات کی رو سے مسلمانوں پر یہ فرض کیا ہے کہ وہ تمام انسانوں کے حقوق ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ نے رشتہ داروں اور ہمسایوں دونوں کے حقوق قائم فرمائے ہیں۔ اس لئے میں امید کرتا ہوں کہ یہاں کے احمدی مسلمان اس مسجد کے آس پاس بسنے والے لوگوں کا خاص طور پر خیال رکھیں گے۔ اور مجھے یقین ہے کہ جو بھی احمدی یہاں نماز ادا کرنے آئے گا وہ اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کرنے کے ساتھ ساتھ مسجد کے ہمسایوں اور پھر وسیع طور پر تمام تر معاشرے کے حقوق کا خاص خیال رکھے گا۔ اس مسجد سے ایک دوسرے سے محبت اور باہمی ہمدردی کا سبق دیا جائے گا اور یہ مسجد ہر سمت محبت کو پھیلانے کا کام کرے گی۔ اس لئے کسی کو اس مسجد سے خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ اس مسجد کے قیام کے بعد آپ لوگوں پر یہ بات بھی روشن ہوجائے گی کہ 'محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں' کا نعرہ محض ایک نعرہ ہی نہیں بلکہ ہم لوگ پوری لگن کے ساتھ اس سنہری اصول کے مطابق زندگیاں گزار رہے ہیں۔ اور ایسا کیوں نہ ہو! کہ یہی ہمارے مذہب کی تعلیم ہے۔ انشاء اللہ ہر چڑھنے والا دن آپ پر یہ واضح کرتا چلا جائے گا کہ اسلامی تعلیمات کس قدر عظیم اور خوبصورت ہیں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ جیسا کہ مَیں پہلے بھی بیان کر چکا ہوں کہ اس شہر کی تاریخ سے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ شہر مختلف اقوام کے باہم امتزاج کا ایک بہت خوبصورت اور کامیاب مجموعہ ہے اور یہاں پر بسنے والے لوگ اس شہر کے وسیع تر مفاد کو اپنے پیشِ نظر رکھتے ہیں۔ احمدی مسلمان بھی ان باتوں کا خاص خیال رکھیں گے اور وسعتِ نظری کا ثبوت دیتے ہوئے ان پختہ بنیادوں پر ایک مضبوط معاشرہ کے قیام کی کوشش کریں گے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ ہم اسلامی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے اپنے ہمسایوں کا خیال رکھیں گے اور ان کے حقوق کو ہر طرح سے بجالائیں گے۔ اسلام میں واضح طور پر ہمسایوں کے حقوق کا ذکر ہے۔ جس طرح قرآنِ کریم میں مثلاً اولاد پر والدین کے حقوق بیان کیے گئے ہیں اسی طرح ایک مسلمان پر ہمسایوں کے بھی بہت سے حقوق قائم کیے گئے ہیں۔ ان پر فرض ہے کہ وہ اپنے ہمسایوں سے محبت کریں، ان کی حفاظت کریں، ان سے احترام سے پیش آئیں۔ بانی اسلام حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمسائے کے حقوق کی ادائیگی کے بارہ میں اس قدر تاکید فرمائی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ گمان گزرا کہ اللہ تعالیٰ شائد ہمسائے کو وراثت میں حصہ دار بنادے گا۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ تم دوسرے کے لئے وہی پسند کرو جو اپنے لئے کرتے ہو۔ یہ بظاہر ایک سادہ سی بات ہے لیکن اگر ہم غور کریں اور اس زبردست اصول پر کاربند ہوجائیں تو پوری دنیا میں امن قائم ہوسکتا ہے۔ یہ عالمگیر اصول ہمیشہ کی طرح آج بھی ایک رہنما اصول ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ اس حدیث کے مطابق اگر میں چاہتا ہوں کہ دوسرے میرے ساتھ اچھی طرح پیش آئیں، میرا خیال کریں، تو میرا یہ فرض بنتا ہے کہ میں بھی ان کے ساتھ عمدہ سلوک کروں۔ ایک مسلمان ہونے کے ناطے میرا یہ فرض بنتا ہے کہ مَیں اپنے ہمسائے کا خیر خواہ رہوں۔ بلکہ میرے لیے ضروری ہے کہ مَیں اپنے شہر میں بسنے والے تمام لوگوں کی بھلائی چاہوں۔ میرے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ میں اپنے تمام ہم وطنوں کا خیر خواہ رہوں۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ میرا فرض ہے کہ میں کرّۂ ارض پر بسنے والے تمام انسانوں کا سچا خیر خواہ بنوں۔ قرآن کریم میں ہمسائے کی جو تعریف بیان کی گئی ہے وہ بہت وسیع ہے اور اپنے اندر بہت سے لوگوں کو شامل کرتی ہے۔ اس تعریف کے مطابق ایک مسلمان کے ہمسایوں میں بہت سے لوگوں کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ سفر کرنے والا شخص بھی شامل ہے۔ چنانچہ حقیقی اسلامی تعلیم کے مطابق ایک مسلمان کے لئے تمام انسانوں کے حقوق کو بجالانا ایسا ہی ضروری ہے جیسا کہ ہمسائے کے حقوق کو ادا کرنا۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ قرآنِ کریم کی سورۃ النساء آیت 37 میں ایک ہی جگہ اللہ تعالیٰ کے حقوق کو ادا کرنے کے ساتھ ساتھ اس کی مخلوق کے حقوق ادا کرنے کا ارشاد کچھ اس طرح ہے: "اور تم اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ بناؤ اور والدین کے ساتھ (بہت) احسان (کرو) اور (نیز) رشتہ دار ہمسایوں اور بے تعلق ہمسایوں اور پہلو (میں بیٹھنے) والے لوگوں اور مسافروں اور جن کے تم مالک ہو (ان کے ساتھ بھی)۔ (اور) جو متکبر اور اِترانے والے ہوں اُنہیں اللہ ہرگز پسند نہیں کرتا۔" چنانچہ اللہ تعالیٰ دوسرے لوگوں کی عزت کرنے، ان کی خیر خواہی اور ان سے محبت کے ساتھ پیش آنے کا حکم دیتا ہے۔ اس جامع آیت میں واضح طور پر ایک مسلمان کے اوپر رنگ و نسل اور عقیدہ کی پابندی کو بالائے طاق رکھتے ہوئے محض انسانیت کی بنیاد پر سب کی خدمت کرنا فرض کردیا گیا ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کرنے کے ساتھ ساتھ دیگر قریبیوں کا ذکر دیا گیا ہے۔ اسی لیے میں نے یہ کہا تھا کہ جب قرآن مسلمانوں کو اپنے ہمسایوں اور اپنے رشتہ داروں کے حقوق ادا کرنے کا حکم دیتا ہے تو درحقیقت اس سے یہ مراد ہے کہ وہ تمام انسانوں کے حقوق ادا کرے۔ قرآن مجید صرف مختلف اقوام کے اکٹھے رہنے کو ہی نہیں تسلیم کرتا بلکہ سب لوگوں اور سب ہی قوموں کے حقوق بھی قائم فرماتا

ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ اگرچہ میڈیا میں اسلام کے بارے میں غلط فہمیاں پھیلائی جارہی ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ اسلام مذہبی آزادی کا حقیقی علمبر دار ہے۔ چنانچہ جہاں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو عبادت کرنے کا حق دیتا ہے وہاں دوسرے تمام مذاہب کے ماننے والوں کے حقوق بھی قائم فرماتا ہے۔ اور یہ بات قرآن کریم کی سورۃ الحج کی آیت 41 سے ثابت ہے جس میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو دوسرے مذاہب کی عبادتگاہوں کو تحفظ فراہم کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اس آیت میں کفارِ مکہ کے مظالم کی وجہ سے مسلمانوں کو اپنے تحفظ کے لئے جنگ لڑنے کی اجازت دی گئی ہے۔لیکن اس آیت کے الفاظ سے یہ واضح ہوتا ہے کہ جنگ کی اجازت کا مقصد صرف 'اسلام' کا تحفظ نہیں تھا بلکہ 'مذہب' کا تحفظ تھا۔یعنی اس آیت کے مطابق جنگ کی اجازت اس لئے دی گئی تھی کیونکہ دشمنانِ اسلام مذہبی آزادی کو سلب کرنا چاہتے تھے۔اور اگر مسلمان اس وقت دفاعی جنگ نہ کرتے تو گرجے، یہودیوں کی عبادتگاہیں، مندر، مساجد اور دیگر عبادتگاہیں کہ جن میں اللہ کا کثرت سے نام لیا جاتا ہے تباہ کردیے جاتے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ ان تمام باتوں سے ہم یہ اخذ کرسکتے ہیں کہ مساجد صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے نہیں قائم کی جاتیں بلکہ اس کی مخلوق کے ایک دوسرے پر حقوق کی بجا آوری کے لئے بھی مرکز کا کام کرتی ہیں۔اس لئے مسلمانوں کا یہ فرض ہے کہ دوسروں کے ساتھ صلح کے ساتھ رہیں۔ ان کا یہ فرض بنتا ہے کہ وہ دوسروں کی عبادتگاہوں کو تحفظ فراہم کریں کجا یہ کہ ان کو مسمار کرنے والے ہوں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ آپ میں سے اکثر میرے ساتھ اس بات پر اتفاق کریں گے کہ اگر ہم ان باتوں پر عمل کرنا شروع کردیں تو دنیا میں امن اور بھائی چارے کی فضا قائم ہوسکتی ہے۔اگر ان مذہبی تعلیمات کو مدِّنظر رکھ لیں تو ان لوگوں کو بھی اپنی غلطی کا احساس ہوجائے گا جو مذہب کو فتنہ وفساد کا سبب قرار دیتے ہیں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ بعض نام نہاد مسلمان ایسے بھی ہیں جو غیر انسانی اور غیر اخلاقی جرائم کرکے اسلام کو بدنام کررہے ہیں۔ ہر امن پسند آدمی ان کی ظالمانہ اور جاہلانہ حرکات کو دیکھ کر خوفزدہ ہی ہوگا۔لیکن یہ بات اچھی طرح واضح ہوجانی چاہیے کہ ایسے تمام عناصر اسلام کی حقیقی تعلیمات کے الٹ کام کررہے ہیں۔ ان حرکات کا ان کے پاس کوئی جواز نہیں۔ بہرحال مجھے یقین ہے کہ اس مسجد کے افتتاح کے بعد احمدی مسلمان پہلے سے بڑھ کر سچے اور حقیقی اسلام کو یہاں متعارف

پہلے سے بڑھ کر سچے اور حقیقی اسلام کو یہاں متعارف

کروائیں گے اور اپنے کردار سے اسلام کی پُرامن اور روشن تعلیم کو پھیلائیں گے۔ وہ یہ ثابت کریں گے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں صرف عبادت کا ہی حکم نہیں دیا بلکہ تمام انسانوں کے حقوق ادا کرنے کی بھی تاکید کی ہے۔ وہ اپنی ذات میں اسلام کی خوبصورت اور نیک تعلیم کا نمونہ پیدا کریں گے۔ دوسروں سے محبت اور رواداری کا معاملہ کریں گے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ اس وقت جبکہ دنیا تباہی کے دہانے پر کھڑی ہے ہم سب کا ایک دوسرے کے ساتھ مل کر امن کو قائم کرنے کی کوشش کرنا بہت ضروری ہے۔ ہمیں دنیا کو تباہ کن جنگِ عظیم سے بچانے کے لئے متحد ہوکر اور ایک دوسرے سے تعاون کرتے ہوئے قیامِ امن کے لئے کام کرنا ہوگا جبکہ ایسا محسوس ہورہا ہے کہ ہر آنے والا لمحہ ہمیں اس جنگ سے قریب تر کرتا چلا جارہا ہے۔ ماضی میں بھی اس شہر کے رہنے والوں نے اچھے برے حالات میں ایک دوسرے کے ساتھ اکٹھے رہنے کا فائدہ اٹھایا ہے۔مَیں دعا کرتا ہوں کہ ماضی کے اسباق ہمارے مستقبل کو محفوظ بنانے کے لئے ہمیں ہماری ذمہ داریاں یاد دلانے کے لئے کافی ہوں۔ مَیں دعا کرتا ہوں کہ ہم جنگ اور تباہی کے آنے سے پہلے ہی اسے بھانپ کر اس سے بچنے کی کوشش کرسکیں۔ مَیں دعا کرتا ہوں کہ ہمیں اس بات کا اندازہ ہو جائے کہ ہمیں قیامِ امن کے لئے کتنی کوششیں کرنی ہیں۔ میں دعا کرتا ہوں کہ ہمیں اس بات کا ادراک ہوجائے کہ ہمارا خالق یہ چاہتا ہے کہ تمام بنی نوع انسان ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر رہیں اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کریں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ آخر پر مَیں یہاں رہنے والے احمدیوں سے بھی کہوں گا کہ وہ حقیقی اسلامی تعلیمات پر عمل کرتے رہیں۔ ان کا کردار دوسروں کے لئے نمونہ بننے والا ہو۔ انہیں ذہن نشین کرلینا چاہیے کہ اگر انہوں نے دوسروں کی خدمت نہ کی تو پھر اللہ تعالیٰ کی عبادت نہ تو اُس کی رضا کا موجب بنے گی، نہ ہی خود انہیں اس کا کوئی فائدہ پہنچے گا اور نہ ہی اس مسجد کے قیام کا مقصد پورا ہوسکے گا۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ اس مسجد کے نام کا مطلب 'عزت والا گھر' ہے۔ اس لئے وہ لوگ جو اس میں داخل ہوں گے وہ ایک دوسرے کے لئے محبت، عزت اور احترام کرنے والے ہوں گے۔ اسی طرح ان کا عمل وسعت اختیار کرتے ہوئے اپنے معاشرے کے لئے بھی محبت، عزت اور احترام کا موجب بنے گا۔ انشاء اللہ یہ مسجد روشنی کے اس مینار کی مانند جانی جائے گی کہ جس سے نکلنے والی روشنی اپنے اردگرد کے ماحول کو منور کردیتی ہے۔ اور یہ مسجد امن کی علامت کے طور پر لیسٹر شہر میں آپ اپنی پہچان ہو گی۔ خدا کرے کہ مقامی احمدی اس مسجد کے قیام کے حقیقی مقاصد کا حق ادا کرنے والے ہوں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آخر پر مَیں ایک مرتبہ پھر تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے ہماری اس دعوت کو قبول کیا اور آج اس تقریب میں شامل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب پر اپنا فضل نازل فرمائے۔ بہت بہت شکریہ۔

اس پُر معارف اور بصیرت افروز خطاب کے بعد حضورِ انور واپس کرسی صدارت پر تشریف فرما ہوئے اور اجتماعی دعا کرواکر اس تقریب کا اختتام فرمایا۔ اس کے بعد مہمانوں کی خدمت میں پُرتکلّف عشائیہ پیش کیا گیا۔